سوال

بوڑھے والدین کی خدمت کے لیے شادی نہ کرنا

جواب

لحمد للہ.

وشبہ والدین کی خدمت کرنا بہت بڑا اجروثواب کا کام ہے، اور جنت کے وسیع ترین دروازے میں شامل ہوتا ہے.

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل عمل کونسا ہے؟

ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ں کی بروقت ادائیگی.

یں نے عرض کیا: اس کے بعد پھر کونسا عمل؟

ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ر والدین کی خدمت کرنا.

یں نے عرض کیا: پھر کونسا عمل؟

ل کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں جھاد کرنا"

بر (2782) صحیح مسلم حدیث نمبر (85).

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (145627) کے جواب کا مطالعہ کریں.

ن کی اطاعت وفرمانبرداری سب سے زیادہ وسیع دروازہ اور اللہ سبحانہ وتعالی کی رضا وخوشنودی کا حصول ہے؛ تو بلاشک وشبہ عفت وعصمت یعنی اپنے آپ کو غلط کاری سے محفوظ رکھنا اور پاکباز بنانا بھی سب سے اہم چیز ہے. جس کی آدمی کو حرص رکھنی اور کوشش کرنی چاہیے خاص کر جب وہ جوانی کی عمر میں ہو

ہر تو یہی ہوتا ہے اور اس کا بہت تجربہ بھی ہے کہ جو سوال میں. بیان کیا گیا ہے وہ دونوں چیز آپس میں تعارض نہیں رکھتیں؛ بلکہ دونوں کا اکٹھا کرنا ممکن ہے کہ انسان شادی بھی کرے اور والدین کی خدمت بھی.

ین کی ضروریات پوری کرنا اور ان کی دیکھ بھال اور خدمت کرنا اور ان کے ساتھ صلہ رحمی اور بہتر سلوک کرنا اس بات کا محتاج نہیں کہ آپ اپنی زندگی ان کے لیے وقف کر دیں، اور پھر آپ تو جوانی کی عمر میں ہیں؛ صرف یہ دیکھیں کہ آپ کے والدین کو کس چیز کی ضرورت ہے اگر انہیں آپ کی خدمت کی ضرور

اختیار نہ کریں جو آپ کو آپ کے علاقے اور شہر سے کہیں اور لے جائے، بلکہ اس کے بدلے ایسا خاوند اختیار کریں جو اسی علاقے اور شہر کا رہنے والا ہو اور اس کا گھر آپ کے والدین کے گھر کے جتنا زیادہ قریب ہو یہ بہتر اور افضل ہے، تاکہ آپ آسانی سے اپنے والدین کی ضروریات کا خیال رکھ سکیں اور ا

ایسا خاوند اختیار کریں جو اخلاق حسنہ کا مالک ہو اور نرم طبیعت کا مالک ہو تاکہ آپ کی والدین کی خدمت میں آپ کا مدومعاون بن سکے اور آپ کو ایسا کرنے سے منع نہ کرے.

ں کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اگرچہ والدین بڑی عمر کے ہیں لیکن اکثر طور پر روزانہ ان کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہو سکتی بلکہ آپ معاملات کو منظم و مرتب کریں تاکہ ان کا بہتر طریقہ سے خیال رکھا جا سکے.

ہمارے خیال کے مطابق تو ان تفاصیل کو منظم اور مرتب کرنا ممکن ہے، اور ان شاء اللہ بہت آسان بھی ہے.

معاونت کی بھی ضرورت ہے یا آپ کے بھائیوں کو مالی معاونت کی ضرورت ہے، تو آپ بقدر استطاعت ان کی معاونت کر سکتی ہیں، اگر آپ ملازمت کرتی ہوں تو اپنی تنخواہ سے والدین اور بھائیوں کو کچھ رقم دے دیں، اور آپ کو حق ہے کہ اپنے خاوند سے شادی کے وقت شرط رکھیں کہ وہ آپ کو ملازمت

ِض کریں کہ شادی کے بعد آپ کا اپنے والدین اور بھائیوں کا مالی تعاون کم ہو جاتا ہے، تو امید ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ان کے لیے رزق کے دروازے کھول دے اور نعم البدل عطا فرما دے.

ہ آپ کے چھوٹے بھائیوں کو تعلیم نہیں دلوا سکتے چاہے آپ کی معاونت کے علاوہ کہیں اور سے بھی معاونت حاصل ہونے کے باوجود تعلیم نہ دلوا سکیں تو ظاہر یہی ہوتا ہے کہ آپ کی شادی اور آپ کا اپنے نفس کو عفت عصمت والا بنانا آپ کا اپنے بھائیوں کی تعلیم میں معاونت کرنے پر مقدم ہے آپ

ں رکھیں کہ جب بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی بھی اپنے بندے کی مدد فرماتا ہے، تو پھر جب آپ اپنے سگے بھائیوں اور والدین کی مدد کرنے کا عزم رکھتی ہیں تو اللہ کی مدد ضرور شامل حال ہوگی.

نہیں بلکہ ہمیں یقین ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی آپ کو اپنے فضل وکرم سے اپنے والدین کی خدمت کرنے کا موقع دے گا اور کبھی محروم نہیں کریگا، اور آپ کے لیے ہر مشکل اور تنگی سے آسانی پیدا فرمائیگا.

ر سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم وگمان بھی نہیں ہوتا اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کرکے ہی رہے گا، اللہ تعالی

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

167116